لیلۃ القدر

وعظ

فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم

لیلۃُ القدر

وعظ

فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم

ناشر

الرشید

نام کتاب	⬅	لیلۃ القدر
وعظ	⬅	فقیہ العصر مفتیٔ اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم
تاریخ طبع	⬅	شعبان ۱۴۲۱ھ
تعداد	⬅	۲۲۰۰
مطبع	⬅	قریشی آرٹ پریس۔ فون: ۔ ۶۶۸۶۰۸۴
ناشر	⬅	الرشید

⁂

ملنے کا پتہ

کتاب گھر السادات سینٹر بالمقابل دار الافتاء والارشاد
ناظم آباد۔ کراچی
فون نمبر..... ۶۶۸۳۳۰۱ فیکس نمبر..... ۶۲۳۶۶۶ ـ ۰۲۱

فاروق اعظم کمپوزرز

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
☐ لیلۃ القدر کی کوئی تاریخ متیقن نہیں	۶
☐ لیلۃ القدر کی تاریخ متعین نہیں	۶
☐ لیلۃ القدر کا علم نہ ہونے میں بہتری	۷
☐ لیلۃ القدر کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں ہوا	۷
☐ کشف سے لیلۃ القدر معلوم کرنے کے مفاسد	۸
☐ ❶ کشف حجت نہیں	۹
☐ ❷ تعارض	۹
☐ ❸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تفوق	۹
☐ ❹ کشف غبی کو زیادہ ہوتا ہے	۱۰
☐ ❺ توجہ الی اللہ میں نقصان	۱۰
☐ ❻ کشف باعث غفلت	۱۰
☐ ❼ کشف غلط ہونے کی صورت میں نقصان	۱۱
☐ ❽ مسلمانوں میں باعث انتشار	۱۱
☐ ❾ طریق اکابر کے خلاف	۱۱
☐ ❿ حدیث میں وعید	۱۱
☐ ⓫ کشف پر عمل سے خطرہ کفر	۱۲

عنوان	صفحہ
☐ سب سے بڑی عبادت	۱۲
☐ اشکال	۱۳
☐ جواب	۱۳
☐ لیلۃ القدر کا علم مرتفع ہونے کی مصلحتیں	۱۴
☐ ❶ غفلت سے بچانے کے لئے	۱۵
☐ ❷ سخت عذاب سے بچانے کے لئے	۱۵
☐ نفل عبادت کرنے میں غلطیاں	۱۷
☐ پہلی غلطی	۱۷
☐ دوسری غلطی	۱۷
☐ عذر لنگ	۱۸
☐ ❶ گھروں میں نیند آتی ہے	۱۸
☐ ❷ بچے تنگ کرتے ہیں	۱۹
☐ بچے باعث رحمت	۱۹
☐ گھروں کو ذکر اللہ سے آباد رکھیں	۲۰
☐ تیسری غلطی	۲۱
☐ چوتھی غلطی	۲۱
☐ لیلۃ القدر جاگنے کی رات یا عبادت کی؟	۲۲
☐ اللہ کی محبت پیدا کرنے کا نسخہ	۲۲

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وعظ

لیلۃ القدر

(۲۶؍ رمضان ۱۴۱۹ھ)

الحمدللّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیاٰت اعمالنا، من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ ونشھدان محمدًا عبدہ ورسولہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وعلٰی اٰلہ وصحبہ اجمعین۔

امابعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم،

﴿انا انزلنہ فی لیلۃ القدر○ وما ادرٰک مالیلۃ القدر○ لیلۃ القدر خیر من الف شھر○ تنزل الملئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر○ سلم ھی حتی مطلع

الفجر ○

آج لیلۃ القدر کے بارے میں چند باتیں بتانا چاہتا ہوں کیونکہ عوام و خواص اس بارے میں بہت سی خرافات و بدعات میں مبتلا ہیں۔

لیلۃ القدر کی کوئی تاریخ متیقن نہیں:

اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ لیلۃ القدر کوئی خاص رات ہے جیسے لوگوں نے بنا رکھا ہے کہ بس ستائیس رمضان کی شب ہی لیلۃ القدر ہے اور آگے پیچھے کوئی رات نہیں، اس کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں، لیلۃ القدر سارے ہی رمضان بلکہ بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ سارے سال میں کوئی نہ کوئی رات ایسی ہوتی ہے جو لیلۃ القدر ہے پھر زیادہ تر احتمال یہ ہے کہ پورے رمضان میں کوئی رات ہے اس بارے میں حدیث کی مختلف روایات ہیں:

❶ رمضان کے آخری عشرے میں (متفق علیہ)

❷ آخری عشرے کی طاق راتوں میں (بخاری)

❸ آخری ہفتے میں (متفق علیہ)

یہ سب ارشادات بدرجہ احتمال رجحان میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں۔

صحیح مسلم میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے علامات کی بناء پر ستائیسویں رات کی تعیین فرمائی ہے، یہ ان کا اپنا قول ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صریح روایت نہیں۔ بہر حال کسی رات کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں۔

لیلۃ القدر کی تاریخ متعیّن نہیں:

بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ لیلۃ القدر ہمیشہ ایک ہی تاریخ میں ہوتی ہے،

اگرچہ یہ یقینی طور پر معلوم نہیں کہ وہ کونسی تاریخ ہے۔ یہ بھی صحیح نہیں وہ بدلتی رہتی ہے کبھی کوئی کبھی کوئی۔

لیلۃ القدر کا علم نہ ہونے میں بہتری:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے لیلۃ القدر کا علم دیا تھا کہ فلاں رات ہے، علم دیا تھا کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر معین فرمادی کہ ہمیشہ وہی ہوا کرے گی بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ علامات بتادی تھیں جن کے ذریعہ رات ہی میں پتا چل جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے علم دیا تھا مگر بعد میں واپس لے لیا۔ فرمایا کہ یہ علم واپس اٹھائے جانے میں تمہارے لئے بہتری ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اس کا علم نہ ہونے میں کوئی چھوٹی سی بہتری نہیں بہت بڑی بہتری ہے کہ دینے کے بعد واپس لے لیا۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں کے حالات سے خوب علیم و خبیر ہیں وہ جانتے ہیں کہ بندوں کی بہتری اسی میں ہے کہ انہیں اس رات کا علم نہ ہو۔

لیلۃ القدر کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں ہوا:

جب اس کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں ہوا تو دوسرا کون ہے جسے اس کا علم ہوجائے۔ لوگ اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ وہ رات کون سی ہے۔ کوشش کرتے کرتے جو چیز دل و دماغ پر سوار ہوتی ہے اس میں نفسیاتی اثر شامل ہوجاتا ہے، کچھ علامات لوگوں نے خود ہی بنا رکھی ہیں۔ ایک خاتون نے کئی سال پہلے مجھے بتایا کہ جو رات گذری ہے وہی لیلۃ القدر تھی پھر مجھ سے پوچھنے لگیں کہ آپ کا کیا خیال ہے، میں نے کہا آپ نے دیکھ لی بس وہی کافی ہے، ولیۃ اللہ نے دیکھ لی بس وہی کافی ہے، ہم جیسے لوگوں کو کیا معلوم کہ کون سی ہے۔ ایک نے تو ابھی اسی

رمضان میں میرے بارے میں بتادیا کہ اسے خبر تو ہے مگر بتاتا نہیں، بتائے گا بھی نہیں مگر پکی بات ہے کہ اسے معلوم ہے۔ ایسے ایسے لوگ ہیں۔

بعض کتابوں میں کچھ علامات لکھی ہیں ان کی حقیقت بھی سن لیجئے:

❶ "قیل" لکھتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے کہا ہے، یہ کچھ معلوم نہیں کہ کس نے کہا ہے۔

❷ اگر کوئی ایسی علامت دیکھنے کا دعویٰ کرے تو اس کے سچے ہونے کی کیا دلیل ہے۔ دنیا میں جھوٹے مدعیوں کی کمی نہیں۔

❸ شاید اسے اور دوسرے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے شیطان کوئی تصرف کر رہا ہو۔

❹ رات بھر جاگنے اور عبادت میں حدود شرعیہ سے تجاوز کی وجہ سے دماغ میں فتور آگیا ہو۔

حضرت حکیم الامۃ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کسی ذاکر نے لکھا کہ رات میں اندھیرے کمرے میں ذکر کرتا ہوں تو آسمان پر ستارے نظر آتے ہیں، حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دماغ خراب ہورہا ہے ذکر چھوڑ دو اور دماغ کا علاج کرواؤ۔

خود میرے علم میں بعض ایسے لوگ ہیں جو لیلۃ القدر کو دیکھنے کے دعوے کرتے تھے بعد میں ان کا دماغ خراب ہوگیا۔

❺ قوۃ متخیلہ کا تصرف ہوسکتا ہے، یہ پوری دنیا کے مسلمات و مشاہدات میں سے ہے۔

❻ بہتر سے بہتر توجیہ کی جائے تو کشف کہا جاسکتا ہے جو حجت شرعیہ نہیں، علاوہ ازیں لیلۃ القدر کے بارے میں کشف پر عمل کرنے میں کئی مفاسد ہیں۔

کشف سے لیلۃ القدر معلوم کرنے کے مفاسد:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہیں کشف کے ذریعہ لیلۃ القدر کا علم ہوجاتا ہے۔

کشف ہوا ہے کہ فلاں تاریخ کو لیلۃ القدر ہوگی، ایسا کہنے میں بہت فسادات ہیں:

❶ کشف حجت نہیں:

کشف کے غلط ہونے اور اس میں التباس اور اشتباہات ہونے کی کئی وجہیں ہیں ان میں سے ایک قوت متخیلہ کا تصرف ہے، دماغ کے خیالات منکشف ہوجاتے ہیں۔

❷ تعارض:

ایک بزرگ کو کشف ہوا کہ فلاں تاریخ کو لیلۃ القدر ہے، دوسرے بزرگ کوئی اور تاریخ بتائیں۔ اس طرح لوگوں کا بزرگوں پر سے اعتبار اٹھ جائے گا اور ان کا دین برباد ہوگا لوگ کہیں گے یہ سارے ہی ایسے ہیں اپنی طرف سے باتیں بناتے رہتے ہیں۔

❸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تفوق:

لیلۃ القدر کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کشف نہیں ہوا بلکہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا علم دیا تھا مگر پھر اللہ نے یہ علم سلب فرمالیا پھر فرمایا کہ اسی میں بہتری ہے۔ البتہ رات گذرنے کے بعد ظاہر ہونے والی کچھ علامات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائیں جس سے پتا چلا کہ جو رات گذر گئی وہ لیلۃ القدر تھی۔ حاصل یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو علم نہ ہوا اب اگر کوئی بزرگ یہ کہتا ہے کہ اسے لیلۃ القدر کے بارے میں کشف ہوا ہے تو بظاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تفوق یعنی بڑے ہونے کا دعویٰ ہے، کسی کی یہ نیت نہ ہو تو بھی لوگوں کو شبہہ ہوسکتا ہے کہ یہ بڑا ہونے کا دعویٰ کررہا ہے۔

④ کشف غبی کو زیادہ ہوتا ہے:

کشف زیادہ تر غبی، نیم پاگل اور کند ذہن لوگوں کو ہوتا ہے اور جو پورا پاگل ہو اسے تو کشف بہت زیادہ ہوتا ہے تو جو لوگ کشف کی بات کرتے ہیں وہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ غبی ہیں، کند ذہن ہیں، نیم پاگل ہیں شاید کبھی پورے پاگل بھی ہو جائیں۔

⑤ توجہ الی اللہ میں نقصان:

کشف یکسوئی سے ہوتا ہے، ذہین شخص کو یکسوئی کے لئے اپنی توجہ مرکوز کرنا پڑے گی، چونکہ ذہین میں یکسوئی بہت مشکل سے ہوتی ہے اس لئے اسے کافی محنت کرنا پڑے گی تو جتنی دیر میں ذہن کو مرتکز کر کے کشف کے ذریعہ لیلۃ القدر معلوم کرے گا اتنی دیر وہ توجہ الی اللہ کیوں نہیں کرتا عبادت کی کمیت، کیفیت، تعلّق مع اللہ اور اللہ کی محبت بڑھانے کی کوشش کرے، اتنا بڑا مقام چھوڑ کر لیلۃ القدر معلوم کرنے کے لئے مراقبہ کر کے اپنا فائدہ کر رہا ہے یا نقصان؟ اللہ کے بندے! اللہ کی طرف توجہ کر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ اس کا علم نہ ہونے میں حکمت ہے اور یہ اس کے خلاف بیٹھ کر توجہ مرتکز کر کے اسے معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

⑥ کشف باعث غفلت:

کسی کو کشف ہو گیا یا کھینچ کھینچ کر لایا کہ فلاں رات لیلۃ القدر ہے تو اس میں اس کا اپنا بھی نقصان اور جن کو بتائے گا ان کا بھی نقصان ہو گا کہ باقی راتیں غفلت میں سو سو کر گذار دیں گے، لوگ اسی لئے تو جاگتے ہیں کہ لیلۃ القدر مل جائے، شاید آج مل جائے، شاید آج مل جائے، کمیت زیادہ ہیں ہو پاتی تو کیفیت ہی سہی،

اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ ہو سکتا ہے کہ آج کی رات لیلۃ القدر ہو۔

⑦ کشف غلط ہونے کی صورت میں نقصان:

اگر کشف غلط ہوا تو اور بھی نقصان ہے۔ اس کے کشف میں آج کی رات ہے اور در حقیقت کل کی رات ہے تو جو لیلۃ القدر تھی وہ رات سو کر گذار دی کتنا بڑا نقصان ہے۔ جو رات لیلۃ القدر نہیں تھی اس میں عبادت کرنے میں تو کچھ نقصان نہیں لیکن اصل رات تو سو کر ضائع کر دی۔

⑧ مسلمانوں میں باعث انتشار:

مسلمانوں کے دو گروہ بن جائیں گے، ایک بزرگ نے کہا فلاں رات لیلۃ القدر دوسرے نے کوئی دوسری رات بتائی تو اس سے دو گروہ بن جائیں گے جس سے سخت انتشار کا خطرہ ہے۔

⑨ طریق اکابر کے خلاف:

اکابر علماء میں کبھی یہ بات سننے میں نہیں آئی کہ کسی کو کشف ہوا ہو کہ فلاں رات لیلۃ القدر ہے۔

⑩ حدیث میں وعید:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کوئی اچھا طریقہ شروع کیا اس کو اپنے اس عمل کا ثواب اسے بھی ملے گا اور قیامت تک جو لوگ اس کے کہنے سے یہ عمل کریں گے ان سب کا ثواب اسے بھی ملے گا اور جو دین میں کوئی برا طریقہ شروع کرے گا خواہ قول ہو یا عمل، اس برائی اور گمراہی کا عذاب اسے بھی ہو گا اور قیامت تک جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے ان سب کا عذاب اس پر بھی

ہو گا۔

۱۱ کشف پر عمل خطرہ کفر:

ضعیف حدیث کا درجہ کشف سے ہزاروں گنا زیادہ ہے۔ ضعیف حدیث پر یقین کرنے سے کفر پر موت کا خطرہ ہے کیونکہ بعض مرتبہ مرتے وقت کچھ باتیں منکشف ہونے لگتی ہیں تو اگر کسی نے ساری زندگی کسی ضعیف حدیث پر عمل کیا اور مرتے وقت اس پر یہ حقیقت منکشف ہوگئی کہ یہ حدیث ثابت نہ تھی تو شیطان ایسے میں اس شخص کو یہ سمجھائے گا کہ دیکھا ساری زندگی جس کام میں ثواب سمجھ کر اس پر اتنی محنت کرتے رہے اس میں کوئی ثواب نہیں صرف یہی ایک چیز نہیں بلکہ یہ سارے کا سارا دین ایسا ہی ہے، اس طرح شیطان کے بہکانے سے مرتے وقت کافر ہوجانے کا خطرہ ہے، جب ضعیف حدیث کے بارے میں یہ بات ہے تو کشف تو کسی شمار میں ہی نہیں اس پر عمل کرنے میں کتنا زیادہ خطرہ ہو گا۔

سب سے بڑی عبادت:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہیں رہا تو دوسرا کون ہے کہ اسے علم ہوجائے، اس لئے لیلۃ القدر کی علامات تلاش کرنے کی بجائے یہ سوچیں کہ اگر یقینی طور پر معلوم ہوجائے کہ یہ رات لیلۃ القدر ہے تو آپ کیا کریں گے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر مجھے لیلۃ القدر کا علم ہوجائے تو میں اس میں کیا کہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعاء کریں:

﴿اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی﴾

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

"یا اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے
پس تو مجھے معاف فرمادے۔"

اشکال:

ایک اشکال ہو سکتا ہے کہ ادھر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا علم ہے ہی نہیں اللہ تعالیٰ نے مرتفع فرمادیا پھر یہ کیونکر فرمایا کہ کوئی لیلۃ القدر کو پالے تو یہ دعاء کرے۔ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعض لوگ پا بھی لیتے ہیں، پتا چل بھی جاتا ہے۔

جواب:

اس کی حقیقت سنئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس کا علم مرتفع نہ ہوتا، اور اس کے معلوم ہونے کا کوئی امکان ہوتا پھر اگر آپ پالیتے اور معلوم ہوجاتا تو کرنے کا کام کیا تھا؟ وہ یہ تھا کہ صرف عبادات نافلہ پر اکتفاء نہ کرے بلکہ اس سے بھی زیادہ گناہوں سے معافی مانگنے کا اہتمام کرے، آئندہ کے لئے اپنے اعمال کی اصلاح بھی کرے قرآن مجید میں جگہ جگہ اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمائے ہیں کہ اللہ غفور رحیم ہے، غفور رحیم کن لوگوں کے لئے؟

﴿الذین تابوا واصلحوا﴾

وہ لوگ جو گناہوں سے توبہ کرلیتے ہیں اللہ سے معافی مانگ لیتے ہیں اور آئندہ کے لئے گناہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر کسی کا گناہ چھوڑنے کا ارادہ ہی نہیں ایسے ہی کہہ رہا ہے کہ یا اللہ! معاف کردے، یا اللہ! معاف کردے تو وہ تو ایسے ہوگا کہ جیسے کوئی دنیا میں کسی کو تکلیف پہنچاتا رہے مخالفت کرتا رہے، اسے نقصان پہنچاتا رہے ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا رہے کہ بھائی مجھے معاف کردے۔ بار بار یہی عمل کرتا رہے۔

غرض یہ کہ اگر پتا چل جاتا اس کا علم مرتفع نہ ہوتا پھر اس میں کرنے کا کام یہ تھا کہ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور آیندہ کے لئے ہر قسم کے گناہوں کو چھوڑنے کا اللہ سے عہد کریں اور یہ دعاء کریں کہ یا اللہ! ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جب تک ہماری حیات ہے ہمیں ہر قسم کے گناہوں سے نفس وشیطان کے مکاید، برے ماحول، برے معاشرے سے ہماری حفاظت فرما، ہماری پوری کی پوری زندگی اپنی مرضی کے مطابق بنادے۔

بعض روایات میں رات گذر جانے کے بعد ظاہر ہونے والی کچھ علامات کا ذکر ہے مگر اولاً تو یہ علامات یقینی نہیں، دوسری بات یہ کہ رات گذر جانے کے بعد علامات تلاش کرنے سے کیا فائدہ؟ جنہیں جو عبادت کرنی تھی کرلی اور جنہوں نے رات غفلت میں گذار دی وہ اسے دوبارہ نہیں پاسکتے، رات گذر جانے کے بعد علامات معلوم ہونے سے صرف ناقص محبت والوں کو یہ فائدہ ہو سکتا ہے کہ اگر اس رات میں انہیں عبادت کی توفیق مل گئی تو وہ شکر گذار بندے بننے کے لئے اور زیادہ عبادت کریں گے، کامل محبت والوں کی ایسی ہمت افزائی کی ضرورت نہیں اور عوام کا یہ نقصان ہے کہ وہ مطمئن ہو کر بیٹھ جاتے ہیں باقی راتیں غفلت میں گذار دیتے ہیں۔

لیلۃ القدر کا علم مرتفع ہونے کی مصلحتیں:

لیلۃ القدر کے علم کو مرتفع کرنے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو اس کا علم اٹھالیا یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، علماء نے اس کی کئی مصلحتیں لکھی ہیں، پوری مصلحتیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی جانیں بہرحال علماء نے کچھ مصلحتیں بتائی ہیں:

❶ غفلت سے بچانے کے لئے:

اگر پتا چل جاتا کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو اس رات میں تو ساری رات عبادت کرتے رہتے اور دوسری راتوں میں سوتے رہتے، تراویح بھی نہ پڑھتے شاید فرض نماز بھی نہ پڑھتے بس ایک رات میں ہی بخشش ہو جائے گی۔ لیلۃ القدر کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ہر رات کے بارے میں لیلۃ القدر ہونے کا امکان ہے اس لئے ہوشیار رہو، ہوشیار رہو، ہروقت ہوشیار رہو ؎

اے خواجہ چہ پرسی از شب قدر نشانی
ہر شب شب قدر است اگر قدر بدانی

ارے اللہ کے بندے! تو کیا نشانیاں طلب کر رہا ہے کہ شب قدر کی نشانی، شب قدر کی نشانی پھر باہر نکل نکل کر دیکھ رہا ہے کہ شب قدر آج ہے یا نہیں۔ اگر تیرے دل میں کچھ فکر آخرت ہے، اگر تیرے اندر کچھ اللہ کی محبت ہے تو ہر شب شب قدر ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ہر لمحہ شب قدر ہے کوئی لمحہ ضائع نہ ہونے پائے ؎

یک چشم زدن غافل ازاں شاہ نباشی
باشد کہ نگاہ کند آگاہ نباشی

اپنے محبوب کی رضا کی طلب میں سرگرداں رہیں، ایک حکمت تو یہ ہوئی کہ جب پتا نہیں ہوگا تو ہروقت یہ احتمال ہوگا کہ شاید آج ہی لیلۃ القدر ہے تو لگے رہیں گے ٹوٹی پھوٹی کوشش جتنی ہو سکتی ہے، جیسی ہو سکتی ہے اس میں کمی نہ کریں۔

❷ سخت عذاب سے بچانے کے لئے:

دوسری حکمت علماء نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اگر پتا چل جاتا تو بہت سے لوگ اس میں بھی گناہ نہ چھوڑتے اور نہیں تو کم از کم ڈاڑھی تو منڈا ہی لیتے یا کاٹ لیتے،

جس کو منڈانے کٹانے کی لت پڑجاتی ہے وہ پھر کہاں اس کے بغیر رہ سکتا ہے یہ مرض لا علاج معلوم ہوتا ہے البتہ اگر افغانستان کے طالب کا روشن دماغ تھپڑ لگ جائے تو دماغ بالکل درست ہوجائے گا اس کے بغیر اس مرض کا جانا مشکل ہے، اسی طرح عورتیں اس رات کا علم ہوجانے کے بعد بھی بے پردہ رہتیں افطار میں اور بوقت سحر ہنس ہنس کر دیور، جیٹھ، نندوئی، بہنوئی اور زادوں سے مجلس بازی کرتی رہتیں، غیبت کرنا، ٹخنے ڈھانکنا اور دوسرے بے شمار گناہ جنہیں آج کا مسلمان گناہ ہی نہیں سمجھتا وہ سب کچھ کرتا رہتا، لیلۃ القدر میں بھی اللہ کی بغاوتوں اور نافرمانیوں سے باز نہ آتا تو اس پر عذاب بہت سخت ہوتا کہ ارے نالائق! تجھے معلوم بھی ہے کہ یہ لیلۃ القدر ہے پھر بھی اللہ کی بغاوت نہیں چھوڑ رہا، اللہ کی نافرمانی نہیں چھوڑ رہا، اس پر بہت سخت عذاب ہوتا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے لیلۃ القدر کا علم واپس لے کر بندوں کو سخت عذاب سے بچالیا۔

یہ جو میں نے بتایا کہ روزانہ ہر رات کو لیلۃ القدر سمجھ کر جتنی عبادت کر سکتے ہیں کریں جیسے لیلۃ القدر میں سب سے بڑی عبادت یہ بتا چکا ہوں کہ گناہوں سے توبہ کریں اور آیندہ ہر قسم کی نافرمانی سے بچنے کی دعاء کریں، اسی طرح دوسرے اوقات میں بھی سب سے بڑی عبادت یہی ہے کہ گناہوں سے توبہ کرکے آیندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا اللہ سے وعدہ بھی کریں اور حفاظت کی دعاء بھی کریں کہ یا اللہ! اگر تیری دستگیری نہ ہوگی تو ہم نہیں بچ سکتے: لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ۔ یا اللہ! ہر گناہ سے بچنا اور نیکی کا کام کرنا تیری دستگیری کے سوا نہیں ہوسکتا۔ ایسے دعائیں کیجئے یہ تمام عبادات کی بنیاد ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لیلۃ القدر کو پالو تو اللہ سے مغفرت طلب کرو۔ اس کے بعد جو مزید عبادت کر سکتے ہیں کریں اس کی کوئی تعیین نہیں۔

نفل عبادت کرنے میں غلطیاں:

نفل عبادت کرنے میں لوگ کئی قسم کی غلطیاں کرتے ہیں:-

پہلی غلطی:

پہلی خرابی ہے عبادت میں تعیین، اس رات میں کسی قسم کی عبادت کی تعیین نہیں نفل نماز پڑھیں، تلاوت کریں، درود شریف پڑھیں، ذکر اللہ کریں یا قلب کو اللہ کی طرف متوجہ کر کے اللہ تعالیٰ کے احسانات، انعامات، عظمت شان، جلالت شان ایسی چیزوں کو سوچ سوچ کر اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں اتارنے اور بڑھانے کی کوشش کریں۔

دوسری غلطی:

مساجد میں عبادت کرتے ہیں۔ جس رات کے بارے میں لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی مبارک رات ہے اس رات عبادت کے لئے گھروں سے نکل کر مساجد میں جمع ہو جاتے ہیں جبکہ نفل عبادت مسجد میں کرنے میں زیادہ ثواب سمجھنا دین پر زیادتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نفل عبادت کا ثواب مسجد کی بجائے گھر میں زیادہ ہے خواہ یہ عبادت نفل نماز ہو، خواہ تسبیحات ہوں، خواہ تلاوت ہو یہ حکم سب کو شامل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے نوافل اپنے گھر میں پڑھتے تھے حالانکہ گھر میں پڑھنے میں بہت مشکل ہوتی تھی کیونکہ کمرا بہت چھوٹا تھا اتنی گنجائش نہیں تھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سو رہی ہوں تو آپ سجدہ کر سکیں اس لئے جب آپ سجدہ میں تشریف لے جاتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاؤں کو ہاتھ لگاتے وہ پاؤں سمیٹ لیتیں تو آپ سجدہ کرتے جب

آپ سجدہ سے فارغ ہوتے تو وہ پھر پاؤں پھیلا لیتیں۔ جبکہ سوئے ہوئے شخص کی تو بہت زیادہ رعایت کرنا چاہئے کہ اس کی نیند میں خلل نہ آئے، پھر یہ بھی کہ مسجد کوئی دور نہ تھی بلکہ حجرۂ مبارکہ سے قدم باہر نکالیں تو مسجد نبوی میں پہنچ گئے اور اس مسجد کی فضیلت بھی کتنی کہ ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے بعض روایات میں دس ہزار کا ذکر ہے، اتنا ثواب اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں نفل عبادت کیا کرتے تھے تاکہ امت کو اس کی اہمیت کا اندازہ ہو جائے۔ لیکن عوام نے یہ بدعت گھڑ لی کہ نفل عبادت کا ثواب مسجد میں زیادہ سمجھتے ہیں۔

عذر لنگ:

کئی لوگ یہ عذر بیان کرتے ہیں:

① گھروں میں نیند آتی ہے:

اللہ کے بندو! عبادت اتنی ہی کرنی چاہئے جتنی شرح صدر سے طیب خاطر سے ہو سکے، ذوق وشوق سے ہو سکے، اللہ تعالیٰ کے ہاں عبادت تو وہی قبول ہے، اللہ کے قانون کے خلاف مسجد میں نفل عبادت کا زیادہ ثواب سمجھنے کی بدعت کی تائید اختیار کر کے اگر آپ ساری رات بھی جاگتے رہے، ساری رات بھی روتے رہے تو ثواب نہیں عذاب ہے عذاب۔ کر رہے ہیں اللہ کی نافرمانی اور سمجھ رہے ہیں کہ بہت بڑا کام کر لیا۔ پوری رغبت سے جتنی دیر ہو سکتا ہے کریں اس کے بعد سو جائیں۔ اگر عبادت کرتے کرتے نیند آگئی تو یہ سونا بھی عبادت ہے۔

② بچے تنگ کرتے ہیں:

دوسرا عذر یہ بتاتے ہیں کہ گھر میں بچے ہوتے ہیں، شور مچاتے ہیں کوئی اِدھر سے چیختا چلاتا تو کوئی اُدھر سے روتا ہے، یہ بھی بہت بڑی حماقت کی بات ہے۔

بچے باعث رحمت:

بچوں کے رونے پر تو اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوتی ہے ایک روایت ہے:

> ﴿لولا شباب خشع وبھائم رتع وشیوخ رکع واطفال رضع لصب علیکم العذاب صبا﴾ (کشف الخفاء)
>
> ”اگر خشوع کرنے والے جوان اور گھاس چرنے والے چوپائے اور جھکی کمر والے بوڑھے اور دودھ پیتے بچے نہ ہوتے تو تمہیں عذاب سے تباہ کر دیا جاتا۔“

یہ روایت ضعیف ہے لیکن اصول شرعیہ وعقلیہ کے مطابق ہے۔ چار قسم کی مخلوق نہ ہوتی تو گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پوری دنیا کو تباہ کر دیتے۔ ان چاروں پر اللہ تعالیٰ کو رحم آتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ گناہگاروں کو ذرا مہلت دے رہے ہیں۔ ان چار قسموں میں سے ایک دودھ پیتے بچے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کو رحم آجاتا ہے۔ جس مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے لوگ انہیں چھوڑ کر مسجد میں بھاگ جاتے ہیں کہتے ہیں کہ ان کی وجہ سے عبادت صحیح نہیں ہوتی۔

حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے استاذ تھے۔ ایک بار حضرت مفتی صاحب نے آپ سے درخواست کی کہ حضرت! میرا بچہ روتا ہے تعویذ دے دیں۔ فرمایا:

”میاں! رونا تو چاہئے ہم بڑوں کو ہم نہیں روتے تو بچوں کو تو

رونے دیں۔"

آج کل کی بیماریوں میں ایک بہت بڑی بیماری یہ ہے کہ لوگ بچوں کو رونے نہیں دیتے، ذرا رویا بس شیطان کی ٹونٹی منہ میں ٹھونس دی۔

ایک خرابی تو یہ کہ بچوں کو رونے نہیں دیتے، اللہ کی رحمت کو روک دیتے ہیں ان کے رونے پر تو اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

دوسری خرابی یہ کہ بچوں کو ورزش نہیں کرنے دیتے، رو کر بچہ ورزش کرتا ہے رونے سے اس کی آواز، سینہ، ہاتھ پاؤں غرض تمام اعضاء کی اندرونی بیرونی ورزش ہوتی ہے، یہ لوگ ورزش کرنے نہیں دیتے کہ کہیں زیادہ طاقت آگئی تو خدا نخواستہ جہاد پر نہ چلا جائے، ڈرتے ہیں کہیں شہید نہ ہو جائے۔

تیسری خرابی یہ کہ بچہ بیٹ کرنے کے لئے روتا ہے تو ماں اسے مزید چوگا دے دیتی ہے، فوراً شیطان کی ٹونٹی اس کے منہ میں ٹھونس دیتے ہیں بار بار کھلا پلا کر بچہ کا معدہ خراب کر دیتے ہیں تو وہ بیمار ہو جاتا ہے۔

گھروں کو ذکر اللہ سے آباد رکھیں:

گھروں میں عبادت کیا کریں ساتھ ساتھ یہ دعاء بھی کرلیا کریں کہ یا اللہ! کوئی بچہ روئے تو تیری رحمت کا سبب بن جائے۔ بچوں کے رونے پر تو اور زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اس لئے نفل عبادت اپنے گھروں میں کیا کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو گھروں کو قبریں مت بناؤ" (متفق علیہ) مطلب یہ ہے کہ جیسے قبرستان میں خاموشی ہوتی ہے، لوگ قبرستان کو "خانۂ خموشی" کہتے ہیں، اسی طرح جس گھر میں ذکر اللہ نہ کیا جائے وہ قبرستان کی طرح ویران ہوتے ہیں، گھروں کو اللہ کے ذکر سے آباد رکھنا چاہئے، گھروں میں ذکر اللہ جاری رہنا چاہئے، نفل نماز، تلاوت، ذکر، تسبیحات وغیرہ گھروں میں کیا کریں۔ یہ

جو فرمایا کہ گھروں کو قبرستان نہ بناؤ یہ ظاہر کے اعتبار سے ہے، قبرستان میں بظاہر خاموشی ہوتی ہے مگر قبروں کے اندر حیات برزخیہ میں سب کچھ ہوتا ہے۔ اللہ کے بندے اپنی قبروں کے اندر وہی عبادت کرتے ہیں جو اپنی حیات میں کیا کرتے تھے۔

تیسری غلطی:

مساجد میں جمع ہو کر لوگ نوافل کی جماعت کرتے ہیں یہ بہت بڑی بدعت ہے۔ نفل کی جماعت گناہ ہے لیکن آج کا مسلمان گناہ کر کے، ایسی بدعات اختیار کر کے، شریعت پر زیادتی کر کے یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ اسے اللہ سے محبت ہے۔

چوتھی غلطی:

بہت سے لوگ طبیعت پر جبر کر کے جاگتے ہیں، چائے پی پی کر، نسوار لے لے کر، چٹکیاں لے لے کر، اٹھک بیٹھک کر کے اور نجانے کیا کچھ کرتے ہوں گے، اس طریقہ سے جاگ کر عبادت کرتے ہیں، لوگوں کے خیال میں رات کو عبادت کی فضیلت بس اسی کو ملتی ہے جو پوری رات جاگے، یہ غلط ہے۔ آپ اللہ کی عبادت کر رہے ہیں یا اپنے نفس کی، اگر کوئی اپنے نفس کی عبادت کرتا ہے وہ تو جتنی چاہے عبادت کرلے یہ عبادت اس کے لئے جہنّم کا ذریعہ ہے، اللہ کے ہاں اس کا کچھ بھی اجر نہیں۔ عبادت تو وہ ہے جو اللہ کی عبادت ہو اور اللہ کی عبادت وہی ہے جو اس کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کی جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت تو یہ ہے کہ پوری رغبت سے، پورے اشتیاق سے، ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہو کر جتنی کر سکیں کریں اور جب تھکاوٹ یا بے رغبتی محسوس ہو تو چائے وائے پی کر، نسوار لے کر نہ جاگیں بلکہ آرام کریں، سو جائیں۔

لیلۃ القدر جاگنے کی رات یا عبادت کی؟:

عام طور پر لوگ لیلۃ القدر کو جاگنے کی رات کہتے ہیں اور ان کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ تمام رات جاگیں خواہ اس کے لئے کچھ بھی کرنا پڑے نسوار کھانی پڑے لونگ یا کالی مرچ چبانی پڑے، چائے پینی پڑے یا پھر جو بھی طریقہ جاگنے کا ہو وہ اختیار کیا جائے خواہ فجر کی نماز ہی قضاء ہو جائے لیکن رات کو تو بہرحال جاگنا ہے کیونکہ بقول ان کے یہ جاگنے کی رات ہے، اللہ کے بندو! کچھ تو عقل سے کام لو، لیلۃ القدر جاگنے کی نہیں عبادت کی رات ہے۔ انشراح کے ساتھ عبادت کریں جب نیند آنے لگے تو سو جائیں یہ نہ ہو کہ ساری رات جاگیں اور فجر کی نماز کے لئے مسجد کی جماعت چھوڑ دیں یا نماز میں جھومتے رہیں۔

اس کا کوئی یہ مطلب نہ سمجھ لے کہ کھلی چھٹی مل گئی سوتے رہو۔ اس پر ایک قاری صاحب کا قصہ بھی سن لیجئے، مدینہ منورہ میں ایک قاری صاحب نے مجھے بتایا کہ کسی عالم نے انہیں ایک آیت بتائی ہے جسے پڑھنے سے تہجد میں آنکھ کھل جاتی ہے۔ میں نے کہا واہ! قاری جی صاحب واہ! جب آپ کی شادی ہوئی تھی تو آپ نے کسی بزرگ سے کوئی آیت یا کوئی وظیفہ پوچھا تھا کہ حضرت جی! کوئی وظیفہ بتا دیں کہیں ساری رات سوتے میں ہی نہ گذر جائے، وقت پر آنکھ کھل جائے۔ خواہش نفس کی خاطر تو ساری رات جاگتے رہے کسی وظیفہ کی ضرورت نہ پڑی، تیرے دل میں اللہ کی محبت اتنی بھی نہیں جتنی بیوی کی خواہش ہے۔ حاصل یہ ہے کہ چائے پی کر، نسوار کھا کر، چٹکیاں لے کر جاگنے کی بجائے دل میں اللہ کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ کی محبت پیدا کرنے کا نسخہ:

اللہ کی محبت کیسے پیدا ہوتی ہے؟

﴿الرحمٰن فاسئل به خبیرا﴾ (۲۵ – ۵۹)

کسی باخبر سے تعلق رکھیں، اپنے حالات بتایا کریں، اللہ کی نافرمانیاں چھوڑنے کی کوشش کریں، کوئی غلطی ہوجائے تو فوراً توبہ کریں، جو اللہ کی نافرمانی چھوڑ دیتا ہے، توبہ کرلیتا ہے اللہ کی رحمت اس پر متوجہ ہوجاتی ہے، اللہ تعالیٰ کو اس کے ساتھ محبت ہوجاتی ہے، بجائے اس کے کہ یہ بندہ اللہ سے محبت کرے اللہ کو اس کے ساتھ محبت ہوجاتی ہے، فرمایا:

﴿یا یها الذین اٰمنوا من یرتدمنکم عن دینه فسوف یأتی اللّٰه بقوم یحبهم و یحبونه﴾ (۵ – ۵۴)

اگر اللہ کی نافرمانی کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے پیدا فرمائیں گے کہ اللہ ان سے محبت کرے گا اور وہ اللہ سے محبت کریں گے یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کو پہلے ذکر فرمایا اور بندوں کی محبت کو بعد میں، جو شخص اللہ کی نافرمانیوں سے بچتا ہے اللہ کو اس سے محبت ہوتی ہے۔ بندہ اگر سچی توبہ کرلے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچے تو اللہ کی طرف سے اس کے لئے کیسی کیسی بشارتیں ہیں، فرمایا:

﴿یایتها النفس المطمئنة۝ ارجعی الی ربک راضیة مرضیة۝﴾ (۸۹ – ۲۷، ۲۸)

میرے بندے! دنیا میں تو مجھے راضی کرنے کے لئے کوشش کرتا تھا آج تیری رضا ہماری رضا سے مقدم ہے، پہلے: راضیة۔ فرمایا بعد میں: مرضیة۔ ایسے ہی فرمایا: یحبهم ویحبونه۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کو پہلے بیان فرمایا کہ مجھے ان سے محبت ہے اور اس محبت کا اثر بندے کے قلب پر پڑتا ہے تو اس کے قلب میں اللہ کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے۔

یہ محبت پیدا کرنے کے نسخے ہیں انہیں استعمال کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ محبت پیدا ہوجائے گی پھر تو لوگ آپ کو پکڑ پکڑ کر سلائیں گے اور آپ کہیں گے ۔

ہمارا شغل ہے راتوں کو رونا یادِ دلبر میں
ہماری نیند ہے محو خیال یار ہو جانا

اللہ تعالیٰ سب کو عقل عطاء فرمائیں، اپنی مرضی کے مطابق بنالیں، اور شریعت کے مطابق لیلۃ القدر کی فضیلت حاصل کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔

وصل اللھم وبارک وسلم علی عبدک ورسولک
محمدٍ وعلی الہ وصحبہ اجمعین
والحمد للہ رب العٰلمین

فہرست مواعظ ورسائل

فقیہ العصر مفتئ اعظم حضرتِ اقدس مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم

ارشاد الرشید
رسائل الرشید
جواہر الرشید
باب العبر
اللہ کے باغی مسلمان
ہر پریشانی کا علاج
شرعی پردہ
ایمان کی کسوٹی
زندگی کا گوشوارہ
صراط مستقیم
مراقبۂ موت
جامعۃ الرشید
قربانی کی حقیقت
گلستان دل
محبت الٰہیہ
دینداری کے تقاضے
نمازوں کے بعد دعاء
حقیقت شیعہ

جشن آزادی
ٹی وی کا زہر
منکرات محرم
جہاد
سات مسائل
رمضان ماہ محبت
مسجد کی عظمت
ایٹمی دھماکہ
وصیت نامے
مسلم خوابیدہ
ترک گناہ
حفاظت نظر
استشارہ واستخارہ
استقامت
غیبت پر عذاب
مسلح پہرہ اور توکل
مصافحہ ومعانقہ
فتنہ انکار حدیث

شرعی لباس
پردۂ شرعی
طریقۂ مسح وتیمّم
سیاسی فتنے
شادی مبارک
سیاست اسلامیہ
حقوق القرآن
ربیع الا[illegible] محبت
وقت کی [illegible]
اطاعت امیر
مدارس کی ترقی کا راز
چندہ کے مروجہ طریقے
گانے بجانے کی حرمت
آپ بیتی
ذکری فرقہ
عیسائیت پسند مسلمان
مدنی دعوت وتبلیغ کا نقشہ
بھیڑ کی صورت میں بھیڑیا

انوار رشید (حالات وارشادات)
تبلیغ کی شرعی حیثیت اور حدود
تبلیغی جماعت اور انچاس کروڑ کا ثواب
زحمت کو رحمت میں بدلنے کا نسخہ اکثیر
مسلح جہاد کے بغیر تکمیل تبلیغ ممکن نہیں
علم کے مطابق عمل کیوں نہیں ہوتا؟
بدعات مروجہ اور رسوم باطلہ
سود خور سے اللہ اور رسول ﷺ کا اعلان جنگ
مودودی صاحب اور تخریب اسلام
مرض وموت ، احکام شرعیہ اور رسوم باطلہ
تعلیم وتبلیغ اور جہاد کیلئے کثرت ذکر کی ضرورت
ایمان قتال فی سبیل اللہ اور تبلیغ لازم وملزوم
شریعت کے مطابق تقسیم وراثت کی اہمیت
قرآن کے خلاف کمپیوٹری سازش
لشکر محمدی طالبان کے لئے مبشرات
القول الصواب فی تحقیق مسئلہ الحجاب
بعض ضروری مسائل حج
فیصلہ ہفت مسئلہ کی وضاحت

کتابوں اور کیسٹوں کی مکمل فہرست کتاب گھر سے حاصل کریں

منی آرڈر یا ڈرافٹ کے ذریعہ کتب منگوانے کا پتا

کتاب گھر السادات سینٹر بالمقابل دار الافتاء والارشاد ۔ ناظم آباد ۔ کراچی
فون نمبر 6683301، فیکس نمبر 021-6623814
اکاؤنٹ نمبر 89-1829، حبیب بینک لمیٹڈ البدر اسکوائر برانچ کراچی